فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم : منگل
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۸ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۷ امان ۱۳۴۹ہش - ۱۷ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا

اِس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقّت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اِس لئے مَیں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پا لوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اُس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اِس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اِس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۱۸)

"پنجابی میں ایک مثل ہے" جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اِس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اُس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بُجھ گئی ہے یا یہ کہ اُسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گِر جاتی ہے اور اسی کا نام دُعا ہے اور الٰہی سُنّت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اُسے جواب دیتا ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۲)

اخبارِ احمدیہ

- ربوہ ۱۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ کچھ کمزوری باقی ہے لیکن طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین
حضور کی حرمِ محترمہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

- ربوہ ۱۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو تین روز تو بفضلہٖ تعالیٰ اچھی رہی۔ آج طبیعت نزلہ کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین ٭

- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ فتح ۱۳۴۸ہش بعد از نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں از راہِ شفقت عزیزہ امۃ المنان صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم سابق مبلغ امریکہ حال ربوہ کا نکاح بدر الزمان صاحب زاہد ابن مکرم عبد اللطیف صاحب نہر آف کوئٹہ کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ٭

- تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ اچھی طرح اِس بات کو نوٹ فرمالیں کہ چندہ جات خدام الاحمدیہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک ضرور مرکز کو ارسال فرما دیا کریں۔
(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

- خاکسار کی اہلیہ آجکل بیمار ہیں۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
(محمد نصیب عارف۔ راولپنڈی)

شکریہ اور درخواستِ دعا

(محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ۔ لاہور)

میری والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (خدا تعالیٰ ان پر ہزاروں ہزار برکتیں نازل کرے آمین) کی وفات پر بہت سے بہن بھائیوں کی طرف سے ہمدردی کے خطوط اور تاریں آئیں اور بہت سے بہن بھائیوں نے گھر پر آکر بھی تعزیت کا اظہار کیا میں اُن سب کا بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ میرا خیال تھا کہ مَیں فرداً فرداً سب کا بذریعہ خط شکریہ ادا کروں گی مگر اِن دنوں میرا بلڈ پریشر بہت زیادہ رہتا ہے جو کہ باوجود پرہیز اور علاج کے فی الحال کنٹرول نہیں ہو رہا جملہ بہن بھائی مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور میرے سب بہن بھائیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ والدین کی وفات کے بعد ان کی دعاؤں سے محرومی کو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے پورا کرے اور ان کے نیک نمونہ پر ہم سب کو چلنے کی توفیق دے اور ان کو جنت الفردوس میں، اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین ٭

امۃ السلام بیگم، بیگم مرزا رشید احمد
۲۳ اے ریس کورس روڈ۔ لاہور

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ / امان ۱۳۴۹ ہش

اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

(۲)

یورپ تو اس کشمکش سے اتنا مانوس ہو چکا ہے کہ وہاں اس زلزلے کے جھٹکے اب شاید محسوس ہی نہیں ہوتے مگر ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں یہ کشمکش بڑی خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ مذہب کے شیدائی اپنی شکست ماننے کو تیار نہیں۔

دیگر مذاہب جن کی کوئی متعین صورت موجود نہیں ان کو تو چھوڑیئے خود اسلامی ممالک میں جہاں اسلام عوام کے دلوں میں پختہ ہے۔ یہاں بھی سخت ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ ادھر یورپ میں مادیاتی بنیادوں پر حکومت اور معاشرہ کے مختلف "ازم" صورت پذیر ہو چکے ہیں جن میں کمیونزم اور سرمایہ داری پیش پیش ہیں اسی طرح مغربی دنیا دو نظریوں میں منقسم ہو چکی ہے۔

جہاں تک ان نظریات کی باہمی کشمکش کا تعلق ہے اس میں صرف مادیاتی پہلو ہی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ دونوں نظریات روحانی اقدار کے انکار یا اغماض پر مبنی ہیں ان کے پیشِ نظر صرف دنیا کی مادی ترقیات ہیں۔

اگرچہ ان دونوں میں طریق کار کا سخت اختلاف ہے لیکن یہ دونوں عملاً مذہب کے منافی ہیں۔ کمیونزم تو کھلم کھلا دہریت کا حامی ہے اور سرمایہ دارانہ نظریہ عملاً تو مذہب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا مگر وہ مذہب کی کھلم کھلا مخالفت بھی نہیں کرتا مگر عملاً اسلام کے اسی طرح خلاف ہے جس طرح کمیونزم خلاف ہے۔

پاکستان میں جہاں سیاسی حالت ہیجان میں ہے خاص طور پر اور دوسرے اسلامی ممالک میں عام طور پر آجکل ان نظریات کی الجھنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں سوشلزم ہو یا سرمایہ داری جہاں تک اسلامی مذہبی معاشرہ کا تعلق ہے دونوں اس کے یکساں طور پر دشمن ہیں اور دونوں اس کو مٹا دینا چاہتے ہیں چونکہ ان کے پاس مادی قوت اور سیاسی دانشمندی ہے اس لئے وہ دونوں اسلامی دنیا میں ہر جگہ کامیابی کے ساتھ خود مسلمانوں کے اندر انتشار پھیلائے چلے جا رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی مادی قوت اور سیاسی قوت کی کمزوری نے یورپ کی طاقتوں کے سامنے ان کی کسمپرسی کی حالت بنا رکھی ہے اور ہر اسلامی ملک ان کی چالبازیوں کا کھلونا بنا ہؤا ہے۔ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک جس میں ہر چھوٹا بڑا اسلامی ملک شامل ہے۔ ان قوتوں کے مقابلہ میں بازیچۂ اطفال سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ قوتیں جس اسلامی ملک میں جس طرح کا انقلاب لانا چاہیں بڑی آسانی سے ایسا کر سکتی ہیں۔ بظاہر بڑی بڑی مضبوط حکومتیں ان کے سامنے پرِکاہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور جس طرح ہوا کا جھونکا خشک پتّہ کو اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اُڑاتا پھرتا ہے یہی حال اسلامی ممالک میں اندرونی اور بیرونی طور پر ہو گیا ہؤا ہے۔ (باقی)

برائے توجہ کارکنات لجنات اماء اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے لجنہ اماء اللہ کی تاریخ لکھنے کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ تمام کارکنات (نئی و پرانی) نے جو کام کئے ہوں یا جن کے متعلق ان کو علم ہو لکھ کر دفتر لجنہ مرکزیہ میں فوری طور پر بھجوا دیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اہم بات آپ کی سستی کی وجہ سے لجنہ کی تاریخ میں آنے سے رہ جائے۔

(امۃ اللطیف سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

جھوٹی شہادت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وِلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ۔

(ترمذی کتاب الشہادات ص ۵۳/۲)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خیانت کرنے والے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہوئی ہو۔ نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پر ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے اور نہ ایسے شخص کی جس پر اس شخص کے وارث یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔

یومِ مسیح موعودؑ ــــ ۲۲ / مارچ بروز اتوار

سلسلہ احمدیہ کے ریکارڈ کی رُو سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس دن امرِ الٰہی کے مطابق جماعتِ احمدیہ کی عملی بنیاد رکھی یعنی سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا وہ ۲۰ / رجب ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۲۳ / مارچ ۱۸۸۹ء بروز جمعہ تھا۔

جماعتِ احمدیہ اس روحانی سلسلہ کی بنیاد رکھی جانے کی یاد ہر سال تازہ کرتی ہے۔ امسال بھی تمام جماعت ہائے احمدیہ ۲۲ / مارچ بروز اتوار "یومِ مسیح موعودؑ" کے سلسلہ میں جلسے منعقد کریں اور اس دن کے شایانِ شان جلسے کریں اور رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)

لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے:-

"جماعت کا مالی سال ختم ہونے والا ہے چند مہینے باقی رہ گئے ہیں اس لئے جماعتیں اِس طرف پوری اور فوری توجہ دیں اور آمد و خرچ کا جو بجٹ سالِ رواں کے لئے جماعت کے مشورہ سے شوریٰ میں پاس ہؤا تھا اس کے مطابق آمد ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ / تبلیغ ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۷ / فروری ۱۹۷۰ء)

(ناظر بیت المال آمد)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دُنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (مکی دور)

تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(آخری قسط)

تبلیغ میں مداہنت۔

اس مخالفت اور بے بسی کے زمانہ میں بھی تو حکم الٰہی کے ابلاغ میں آپ نے کسی مداہنت سے کام نہ لیا۔ عقائد کے بارے میں کوئی سودے بازی نہ کی۔

ایک دفعہ آپ بنو عامر بن صعصعہ کے ڈیرے پر گئے۔ آپ وعظ کر رہے تھے۔ بحیرہ بن فراس نے کہا۔

واللہ لو انی اخذت ھذا الفتی
من قریش لاکلت بہ العرب

اللہ کی قسم اگر یہ نوجوان میرے ہاتھ میں آ جائے تو میں اس کی بدولت عرب کو کھا جاؤں۔ پھر حضور کی طرف مخاطب ہوا اور کہا اگر ہم آپ کا ساتھ دیں۔ اور جب خدا آپ کو غالب کر دے۔ تو کیا آپ اپنے بعد ہمیں امارت دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ الامر الی اللہ یضعہ حیث یشاء

یہ خدا کے اختیار میں ہے جسے چاہے عطا کرے۔ اس پر بحیرہ نے کہا واہ واہ عربوں کے سامنے سینہ سپر ہم ہوں۔ اور جب غلبہ ملے تو امارت کسی دوسرے کو۔ پھر ہمیں یہ سر دردی مول لینے کی کیا ضرورت۔ (ابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۸۹) یہی جواب مسیلمہ کی پیشکش پر آپ نے دیا تھا۔ زمین سے ایک تنکا اٹھا کر فرمایا تھا۔

لو سألتنی ھذہ القطعۃ
ما اعطیتکھا (بخاری باب
علامات النبوۃ فی الاسلام)

اگر تم یہ تنکا مانگو وہ بھی نہیں مل سکتا۔

ایک دفعہ آپ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ کہ اسود بن المطلب ولید بن مغیرہ امیہ بن خلف۔ عاص بن وائل سرداران قریش آئے۔ اور کہا۔

فلنعبد ما تعبد و تعبد ما
نعبد فلنشترک نحن وانت فی الامر

(ابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۴۳)

کہ آئیے ایک معاہدہ کر لیں۔ یہ روز روز کا جھگڑا چکا لیں۔ آپ ہمارے معبودوں کو مان لیں ہم آپ کے خدا پر ایمان لے آتے ہیں۔ اس پر یہ جواب دیا گیا۔

یا ایھا الکافرون لا اعبد
ما تعبدون الخ…

یہی جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اہل پیغام کو دیا کرتے تھے۔ کہ عقائد کے بارے میں کوئی سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ یہی سنت نبوی ہے۔

ادھر مکہ والوں کا یہ حال تھا ادھر خدا کا پیغام مدینہ پہنچ چکا تھا۔ مکی زندگی میں ہی اسلام کا بیج مدینہ کی شاداب سرزمین میں بو دیا گیا۔ گیارہ ہجری نبوی میں مدینہ کے چھ اشخاص آئے اور مسلمان ہو گئے ۱۲ نبوی میں قبیلہ خزرج میں سے بارہ اشخاص آئے اور ایمان لے آئے۔ ان کی درخواست پر حضور نے قرآن پڑھانے اور تبلیغ کے لئے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر کو بھیج دیا۔ ان کی تبلیغ سے مدینہ کے ہر گھر میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ ایک دن مصعب تبلیغ کر رہے تھے۔ اُسید بن حضیر رئیس آ گئے (ہاتھ میں نیزہ تھامے) اور آ کر گالیاں دینا شروع کیں۔ مصعب نے نہایت درجہ اطمینان سے کہا۔ تشریف رکھیں سن تو لیں اگر پسند آئے تو قبول کریں۔ ورنہ کوئی جبر تو نہیں ہے۔ وہ اس پر راضی ہو گئے مصعب نے قرآن مجید میں سے کچھ پڑھ کر سنایا۔ اُسید کے چہرہ کا رنگ بدلتا چلا گیا۔ مصعب قرآن سنا چکے تو پوچھا کوئی مسلمان ہونا چاہے تو کیا طریق ہے۔ انہوں نے کہا نہا دھو کر کلمہ شریف پڑھ لے۔ [illegible]

[illegible] انہوں نے ایسا ہی کیا۔ نہا دھو کر کلمہ پڑھا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر جا کر سعد بن معاذ کو بھیجا۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ وہ مشتعل گئے۔ لیکن لوٹے تو خدا کی وحدانیت اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے شیدائی بنکر۔

دونوں قبیلوں کے سردار تھے ان کی بیعت کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنو اشہل کے ہر گھر سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ اور سارا قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گیا۔

اور اگلے ہی سال مدینہ سے تہتر مرد اور دو عورتیں ایام حج میں مکہ پہنچے۔ اور انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اور اقرار کیا کہ ہم خدا تعالےٰ کی اس امانت کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھیں گے۔

سعد بن ربیع انہیں اقرار کرنے والوں میں سے ہی ایک تھے۔ جنہوں نے احد کے میدان سے اپنے آخری لمحات میں اپنی قوم کو یہ پیغام دیا تھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی ایک امانت ہیں۔ جب تک ہم جئے ہم نے اس امانت کی حفاظت کی۔ اب یہ امانت تمہارے ہاتھوں میں سونپ رہا ہوں۔ یاد رکھنا اگر تمہارے جیتے جی یہ ضائع ہو گئی۔ تو خدا کوئی جواب نہ سنے گا۔

اس موقعہ پر ان میں سے بارہ نقیب چنے گئے۔ اور انہیں حواری بھی کہا گیا۔ ان کے جوش و عزم کا یہ حال تھا کہ جب یہ تہتر فدائی بیعت کر چکے۔ تو ان میں سے عبادۃ بن فضیلہ نے کہا۔

واللہ الذی بعثک بالحق
ان شئت لنمیلن علی اھل
منٰی (ابن ہشام جلد ا صفحہ ۳۰۷)

اللہ کی قسم اگر آپ فرمائیں تو صبح ہی ہم قریش کو ان کے مظالم کا مزہ چکھا دیں حضور نے فرمایا۔

لم نؤمر بھذا الک

مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ (ابن ہشام جلد ا صفحہ ۳۰۷)

یہ امور اس امر کی نشاندہی تھی۔ کہ اب خدا کی رحمت کا کوچ مدینہ کی طرف ہونے والا تھا۔ اللہ کی رحمت مکہ میں نازل ہوئی۔ لیکن اس بیج کی پرورش کے لئے مدینہ کی سرزمین زیادہ شاداب ثابت ہوئی۔ عقبہ ثانیہ کی بیعت کے وقت ابو الہیثم بن تیہان نے کہا۔

یا رسول اللہ! یہ نہ ہو کہ جب اللہ تعالےٰ آپ کو غلبہ دے دے آپ پھر اپنی قوم میں آ جائیں اور ہمیں چھوڑ دیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا

بل الدم الدم والھدم الھدم
وانا منکم وانتم منی احارب من
حاربتم واسالم من سالمتم
(ابن ہشام جلد ا صفحہ ۳۰۳)

ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ جہاں تمہارا خون بہے گا وہاں میرا ساتھ بہے گا۔ تمہارا دشمن میرا دشمن ہو گا اور تمہارا دوست میرا دوست۔

اور ایک رات جب دنیا محو خواب تھی۔ ظالم مکہ والے تلواریں سونت کر قتل کی نیت سے آپ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ اللہ کی منشا کے تحت آمنہ کا لال۔ رحمۃ للعالمین۔ مکہ چھوڑ کر مدینہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اب تاریخ اسلام نے اپنا ورق پلٹا۔ اور مدنی دور کا آغاز ہوا۔ اور پھر حضور کبھی مکہ آئے بھی تو مہمان کی طرح۔ اس مکی دور کے کارناموں کو ایک عاشق رسول مسیح موعود کے برادر نسبتی نے یوں بیان فرمایا ہے۔ اور اسی پر میں اس تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
محبت سے گھائل کیا آپ نے
دلائل سے قائل کیا آپ نے
جہالت کو زائل کیا آپ نے
شریعت کو کامل کیا آپ نے
محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

مجلس مشاورت

اس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷، ۲۸، ۲۹ امان ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۲۷، ۲۸، ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ، ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

فرمانِ خداوندی

تواضع وانکسار

"اور خدائے رحمٰن کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں۔ جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔" (الفرقان آیت ۶۴)

"اور اپنے گال لوگوں کے سامنے مت پھلا اور زمین پر تکبر سے مت چل۔ اللہ تعالےٰ شیخی کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔" (لقمان آیت ۱۹)

(قائد تربیت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

قرآنِ پاک کے شیریں ثمرات

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ

(ابراہیم ع ۴)

سورۂ ابراہیم کی یہ آیت جو عاجز نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہے اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الفاظ میں اس کا ترجمہ یہ ہے کہ

"کیا تُو نے نہیں دیکھا؟ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال، یعنی مثال دینِ کامل کی، کہ بات پاکیزہ، درخت پاکیزہ کی مانند ہے۔ جس کی جڑ ثابت ہو اور شاخیں اس کی آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہو۔ اور یہ مثالیں اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تا لوگ ان کو یاد کرلیں اور نصیحت پکڑلیں۔"

(جنگِ مقدس صفحہ ۱۴)

یہ آیت قرآن کی حقانیت پر ایک زندہ برہان اور اس کی دائمی شریعت ہونے پر ابدی اور چمکتا ہوا نشان ہے۔ کیونکہ اس کا نزول مکی دور کے ان ایام میں ہوا جبکہ کفارِ مکہ قرآن مجید کی آواز کو دبانے اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر انسانیت سوز اور شرمناک مظالم ڈھا رہے تھے۔ اور سراسر ناموافق حالات میں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو شجرہ طیبہ قرار دیتے ہوئے یہ پیشگوئی فرمائی کہ قرآن مجید کا بیج خالقِ کائنات کے ہاتھوں بویا جا چکا ہے۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور آسمان کی رفعتوں تک اس کی شاخیں پہنچیں گی۔ اور وہ ایک سدا بہار درخت کی حیثیت سے قیامت تک نہایت شیریں اور لذیذ پھل دیتا رہے گا

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جن کا وجود مبارک قرآن مجید کی اس صداقت کا مجسم اعلان ہے تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ کی یہ پُرمعارف تفسیر فرمائی کہ

"کامل کتاب کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ جس پھل کا وہ وعدہ کرتی ہے۔ وہ صرف وعدہ ہی وعدہ نہ ہو۔ بلکہ وہ پھل ہمیشہ اور ہر وقت میں دیتی رہے اور پھل سے مراد اللہ جل شانہ نے اپنا لقا معہ اس کے تمام لوازم کے جو برکاتِ سماوی اور مکالمات الٰہیہ اور ہر ایک قسم کی قبولیتیں اور خوارق ہیں، رکھی ہیں۔"

(جنگِ مقدس صفحہ ۴۴)

اس تعلق میں حضور مزید فرماتے ہیں کہ:۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
جو دَور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے
جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

قرآن مجید کی زندہ برکات و تاثیرات کا سلسلہ کتنا حیرت انگیز اور وسیع ہے۔ اور اس شجرہ طیبہ سے اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں کس طرح دنیا کے گوشہ گوشہ میں ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں نہیں بے شمار لذیذ، پاکیزہ، خوبصورت اور شیریں۔ اور رسیلے ثمرات پیدا ہوئے؟ اس کا تذکرہ حضرت مسیح محمدی کی زبانِ مبارک سے سناتا ہوں فرماتے ہیں:۔

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالبِ حق کو ثبوت دے سکتے ہیں۔ کہ ہمارے سیّد و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ جیسے کہ سید عبدالقادر جیلانی، اور ابوالحسن خرقانی اور ابو یزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اسلام میں گزرے ہیں۔ اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳، ۴۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سلسلہ جاری ہے مگر آپ میں سے ہو کر اور آپ کی مہر سے۔ اور فیضان کا سلسلہ جاری ہے کہ ہزاروں اس امت میں سے مکالمات اور مخاطبات کے شرف سے مشرف ہوئے اور انبیاء کے خصائص ان میں موجود ہوتے رہے ہیں۔"

(الحکم، ۱۰ / اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ کالم ۳)

اس سلسلہ میں یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں

"درمیانی زمانہ کے صلحاء امت بھی باوجود طوفانِ بدعت کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۸)

(فیج اعوج کے) درمیانی زمانہ کے بعد تیرھویں صدی ہجری میں مسلمانوں کا دینی و مذہبی زوال انتہا تک پہنچ گیا۔ اور ان کے مذہبی و سماجی راہنما مرثیہ خواں بن کے آہ و زاری کرنے لگے۔ کہ ؎

ہری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم پہ چھا کر
یہ آوازہ پیہم وہاں آرہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں ہی ہے

(حالی)

نکبت و ادبار کے اس تاریک ترین دَور میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی رحمت اتم پھر جوش میں آئی۔ اور حضور کے ایک فرزند جلیل کی شکل میں قرآنی انوار و برکات کا ایسا اکمل و اعلیٰ وارفع و اتم ظہور ہوا۔ کہ وہی تیرھویں صدی جس کا نصف اوّل ویرانی اور بربادی کا دلدوز منظر پیش کر رہا تھا۔ اپنے نصف آخر میں ایک عظیم الشان اور سرسبز و شاداب باغ نظر آنے لگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا بھر میں نہایت پُر شوکت الفاظ میں یہ منادی فرمائی کہ

"مَیں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مَیں اس میں صاحبِ تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے، ان کے خدا مردے۔ اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا۔ بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں۔ اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مُردار کھانے میں کیا لذت ہے؟ آؤ مَیں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے اور کس قوم کے ساتھ ہے۔ وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم)

؎ مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نُور لیا بارِ خدایا ہم نے

بالآخر مَیں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا سے زندہ تعلق کی یہ الٰہی شہادت ختم نہیں ہو گئی۔ چنانچہ آج سے قریباً سو سال پیشتر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں قیام فرما تھے۔ حضور نے اپنا ایک خواب سنایا کہ

"آج رات میں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ مجھ کو بارگاہِ ایزدی میں لے گئے۔ اور وہاں سے مجھے ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ یہ سارے جہان کو تقسیم کر دو۔" (تذکرہ طبع سوم صفحہ ۸۱۴)

یہ "چیز" مکالمات الٰہیہ اور برکات سماویہ کا لازوال خزانہ ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال مبارک کے بعد بھی نظامِ خلافت کے طفیل اور اس کے توسط سے دنیا بھر میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اور تحریک تعلیم القرآن اسی کی ایک اہم ترین کڑی ہے۔ مبارک ہیں وہ، جو خلیفۃ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے اور قرآنی انوار و برکات کے ابدی وارث بنتے ہیں۔ اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و جعلنا منھم:

؎ دستِ کوتاہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش
یا الٰہی کر دے علامِ قرآں کو
گاؤں گاؤں کو ایک رازی بخش

(ابن الرومی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خدائی الہام کی عملی تعبیر ۔ تحریک جدید کا نظام

از مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کو الہام کے ذریعہ خوشخبری دی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ کا نظام دراصل حضرت اقدس علیہ السلام کے اسی الہام کی عملی تعبیر ہے۔ انیسویں صدی کے آخر تک مغربی ممالک کو دنیا کے بیشتر علاقوں میں سیاسی تفوق و برتری مکمل طور پر حاصل ہو چکی تھی۔ اسی سیاسی و کاروباری تفوق و اقتدار کی بدولت عیسائی مناد اور پادری ہزاروں کی تعداد میں بے پناہ مادی وسائل کے ساتھ دنیا کے سبھی خطوں میں پھیل کر "عیسائیت" کی آخری اور مکمل فتح کے خواب دیکھ رہے تھے اور انہیں یقین تھا کہ زیادہ عرصہ نہیں گذرے گا کہ مفتوحہ ممالک (بشمول برصغیر پاک و ہند) عیسائیت کی جھولی میں پکے ہوئے پھل کی مانند آن گریں گے۔

عیسائیت اور مادیت کے اس سیلاب میں مسلمان خواب غفلت میں پڑے تھے کسمپرسی درماندگی احساس کمتری اور مایوسی کا شکار تھے۔ اسلام کی حالت بظاہر چراغ سحری کی مانند تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کسی اور رخ کام کر رہی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کے تحفظ، آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور اپنے بے پایاں فضل و احسان سے اسلام کی صداقت کو قائم کرنے کے لئے عظیم الشان دلائل زبردست براہین اور خارق عادت معجزات اور نشانات عطا فرمائے کہ جن کے سامنے باطل عقیدے اور مصنوعی خداؤں کا طلسم پاش پاش ہو گیا۔ اسلام کو ایک نئی زندگی تازگی و توانائی حاصل ہوئی مایوس و شکست خوردہ مسلمانوں میں ایک نیا حوصلہ ایک نئی طاقت اور خود اعتمادی کا جذبہ بیدار ہو گیا۔ اب احمدیت کے ذریعے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور شروع ہو چکا ہے اسلام دفاعی پوزیشن سے نکل کر باطل عقیدوں پر جارحانہ حملے شروع کر رہا ہے تحریک جدید کا نظام اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو اسلام و احمدیت کی حیات بخش تعلیم کو دنیا کے کناروں تک محیط کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و راہنمائی سے حضرت المصلح الموعودؓ نے نومبر ۱۹۳۴ء میں اسے جاری فرمایا۔ تحریک جدید میں شامل مجاہدین مختلف دفاتر میں شامل ہوئے۔ یعنی ابتداء سے لے کر ۱۹۴۳ء تک تحریک جدید میں شامل ہونے والے افراد دفتر اول میں رکھے گئے۔ پھر ۱۹۴۴ء میں دفتر دوم کا اجراء فرمایا۔ جس میں نو احمدی احباب نئی احمدی نسل کو شریک کیا گیا اسکے بعد خلافت ثالثہ کا بابرکت دور شروع ہوا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر سوئم کو ان الفاظ میں جاری فرمایا:۔

"تمام احمدی جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوئم میں شمولیت کیلئے تیار کرنا چاہیئے۔

دوست جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں اور باہر سے بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں کافی احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوئم میں شامل ہوں ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوئم میں شامل ہو جائیں۔ سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوئم کا اجراء کیا جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء)

تحریک جدید کے سال رواں کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ ماہ نبوت (نومبر) میں ایک ایمان افروز خطبہ کے ذریعہ فرما چکے ہیں۔ اور جو ۴ فتح (دسمبر) کے الفضل میں شائع ہو کر احباب تک پہنچ چکا ہے۔ اس لحاظ سے سال رواں تحریک جدید دفتر اول کا چھتیسواں، دفتر دوم کا چھبیسواں، اور دفتر سوئم کا پانچواں سال ہے۔ یہ سراسر خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہماری زندگیوں میں تحریک جدید کا ایک نیا سال آیا اور ہماری حقیر قربانیوں کے عوض ان گنت دینی و روحانی اور ہمیشہ رہنے والی برکات و فیوض کی نوید لایا۔ ہمیں اپنی زندگیوں میں آنے والے ان لمحات اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں مقدور بھر حصہ لیکر اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کا الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ ہر فرد جماعت سے عموماً اور ہر احمدی نوجوان سے خصوصاً بڑھ چڑھ کر قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا عظیم الشان مشن دراصل ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کا مقصود و مطلوب ہے۔ تحریک جدید کا نظام اسی ارفع و اعلیٰ مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہے۔ خلیفہ وقت کی براہ راست نگرانی و راہنمائی میں تبلیغی مشنز کا قیام مبلغین تیار کرنا۔ قرآن پاک کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا، مساجد، سکول ہسپتال قائم کر کے بنی نوع انسان کی دینی و دنیوی و روحانی فلاح و بہبود یعنی زندگی کے حقیقی مقصد سے ہمکنار کرنے کے عظیم الشان مقاصد تحریک جدید کے نظام کے تحت نہایت کامیابی سے طے پا رہے ہیں۔ یہ سارا نظام اور سارے امور ایسے ہیں کہ جن کے باعث میں مختلف علاقوں اور خطوں میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کی دینی و روحانی ضروریات اور مطالبات وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ جن کو بہرحال ہم نے ہی اپنی مختلف النوع قربانیوں کے ذریعہ پورا کرنا ہے اسی ضمن میں ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف ان الفاظ میں توجہ مبذول فرماتے ہیں

"پس اس سے قبل کہ وہ دن آئے جس دن خرید و فروخت بھی فائدہ نہیں دیتی کسی دوست کی دوستی فائدہ نہیں پہنچاتی کوئی شفاعت کرنے والا پاس نہیں ہوتا ایسے آدمی کے پاس نہیں آتا جس نے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اس سے یہ وعدہ کیا ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ لیکن جب دین کی آواز اٹھے تو وہ کہے کہ دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دین کی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں ایسے لوگوں کو اس دن نہ کوئی سودا نفع دے سکتا ہے اور نہ کوئی دوستی نفع پہنچا سکتی ہے۔ اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا میسر آ سکتا ہے — اس دن سے قبل اپنے رب کی رضا کو ڈھونڈتے ہوئے اور اس کو پانے کے ذریعہ ان قربانیوں کو اسکے قدموں پہ جا کر رکھو کہ جن کا وہ آج مطالبہ کر رہا ہے۔ جن کا مطالبہ آج وقت کی ضرورت کر رہی ہے۔ جن کا مطالبہ آج یورپ میں اور دوسری دنیا کی اقوام کے حالات کر رہے ہیں۔"

(منقول از الفضل ۱۲ تبلیغ (فروری) ۱۹۷۰ء)

حضور کے یہ الفاظ ہمیں دعوت عمل دے رہے ہیں یہ دور اسلام کی عظمت و درخشندگی دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہم سے بڑھ چڑھ کر قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے ہم میں سے ہر خادم کا فرض ہے کہ جلد از جلد از خود اپنا وعدہ پیش کرے بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ وعدہ جات کے حصول کے سلسلہ میں حوصلہ افزا نتائج دکھلا رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ مجالس کی ایک بڑی تعداد نے ابھی شعبہ تحریک جدید میں وعدہ جات کے حصول کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں دی۔ ایسی تمام مجالس کے ذمہ دار عہدیداران سے گذارش ہے کہ نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کے ابتدائی کام کو مکمل کریں ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ کوئی خادم تحریک جدید کے جہاد میں شریک ہونے سے محروم نہ رہے۔ کم از کم چندہ کی شرح دس روپے ہے لیکن یہ طالبعلموں اور دوسرے ایسے خدام کے لئے ہے جو کہ برسر روزگار نہیں ہیں۔ برسر روزگار خدام کو اپنی ماہانہ تنخواہ کا کم از کم پانچواں حصہ تحریک جدید کے چندہ میں دینا چاہیئے اور ہمیشہ اپنے گذشتہ سال کے چندہ سے کچھ بڑھ کر وعدہ کرنا چاہیئے کیونکہ ہر نیا سال اپنے جلو میں نئے مطالبات اور نئے تقاضے لاتا ہے۔ یہ نئی ذمہ داریاں مزید اخراجات سے ہی ادا ہو سکتی ہیں۔ احسن صورت یہی ہے کہ وعدہ جات کے ساتھ ہی وصولی کی کوشش بھی کی جائے۔ تمام مجالس کو دفتر دوم اور دفتر سوئم کے وعدہ جات حاصل کر کے جلد از جلد دفتر مرکزیہ کو مطلع کرنا چاہیئے۔ سال رواں کے چار ماہ گذر چکے ہیں۔ گذشتہ سستی اور غفلت کا ازالہ بھرپور انداز میں منظم کوشش سے ہی کیا جا سکتا ہے اور یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے کام آخر ہو کر ہی رہیں گے لیکن ہم کیوں نہ اپنی حقیر اور برائے نام قربانیوں سے ہمیشہ رہنے والے انعام و اکرام سے اپنی جھولیاں بھریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست تحریک جدید

سال رواں (۳۶/۲۶)

وکیل المال اول تحریک جدید — ربوہ

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

مکرم شیخ سلطان علی صاحب معہ اہلیہ دارالیمن ربوہ	۳۷—۰۰
" مستری عبد القیوم صاحب "	۱۲—۸۱
" مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر حلقہ دارالیمن	۱۶—۵۶
" چوہدری رحمت علی صاحب معہ والحقین "	۱۲—۰۰
" چوہدری معین الدین صاحب معہ اہلیہ "	۴۴—۰۰
" " امین الدین صاحب	۱۱—۰۰
" " محمد حسین صاحب ٹھیکیدار معہ لواحقین "	۹۶—۰۰
" " آفتاب احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ "	۲۲—۰۰
" " رشید الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ "	۱۱—۰۰
" سید مہدی شاہ صاحب معلم اصلاح و ارشاد	۱۹—۵۰
" محمد سرفراز خاں صاحب گوندل وکالت مال	۱۰—۱۰
مکرمہ حمیدہ بانو خلجی صاحبہ جامعہ نصرت	۳۸—۰۰
" مس فاطمہ رمضان صاحبہ "	۵۰—۰۰
" سردار بیگم صاحبہ "	۲۲—۰۰
" مس بشریٰ بشیر صاحبہ	۳۰—۰۰
" مس رضیہ فردوس صاحبہ بحساب امۃ العزیز صاحبہ	۱۵—۰۰
" مسز فرخندہ اختر شاہ صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت	۱۲۲—۰۰
" مسز امۃ المجید صاحبہ ناصر	۳۵—۰۰
" مس سعیدہ احسن صاحبہ "	۲۷—۰۰
مکرم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ	۲۵۰—۰۰
" رانا لئیق احمد صاحب ٹی آئی کالج	۱۰—۰۰
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ مددگار کارکنہ لجنہ اماء اللہ	۱۰—۷۵
" امۃ الحفیظ صاحبہ "	۱۷—۰۰
" عذرا سلطانہ "	۱۰—۰۰
" امۃ الحمید صاحبہ "	۱۶—۰۰
" حلیمہ سعدیہ صاحبہ اہلیہ محمد عابد عادل صاحب "	۱۰—۰۰
" صادقہ اکمل صاحبہ "	۱۰—۰۰
" امۃ الرشید اہلیہ مشتاق احمد صاحب "	۱۰—۰۰
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ یوسف علی صاحب "	۱۰—۱۲
" راشدہ صاحبہ قریشی عبد الرحمٰن صاحب "	۱۰—۲۵
" سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عثمان صاحب	۱۰—۰۰
" استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	۳۵—۰۰
" سراج بی بی صاحبہ	۳۰—۰۰
مکرم محمد شفیع صاحب ڈیرا سامل	۱۰—۰۰

دس روپیہ سے کم ادائیگی کرنیوالے افراد

مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی۔ محترمہ بیگم قاضی محمد عبد اللہ صاحب محترمہ بشریٰ صدیقہ بیگم چوہدری کمال محمد صاحب۔ محترمہ حسین بی بی صاحبہ۔ مکرم قریشی فاروق احمد صاحب۔ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب محترمہ سردار بیگم صاحبہ۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب آزاد۔ محترمہ اللہ دکھی وحمد جان صاحب محترمہ اللہ دکھی نذیر اللہ صاحبہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب۔ مکرم ماسٹر مولاداد صاحب۔ مکرم چوہدری محمد رمضانی صاحب باغبان۔ مکرم نور محمد صاحب ناشتہ دار بزرگ ڈیرہ دیور مکرم اللہ یار صاحب چوڑ۔ مکرم شاہ محمد صاحب حامد گوندل۔ محترمہ ہتاب بی بی صاحبہ۔ محترمہ م

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۷۰ء کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر پاکستان کے طول و عرض میں احمدی جماعتوں نے اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں جلسے منعقد کئے۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں پر شرح و بسط سے روشنی ڈالی۔

ان جلسوں کی مفصل رپورٹیں بوجہ عدم گنجائش الفضل میں شائع نہیں سکتیں۔ صرف ان مقامات کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے جلسوں کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

ڈھاکہ۔ میانوالی۔ راولپنڈی۔ مظفر آباد۔ جہلم شہر۔ گجرات۔ ملتان شہر۔ پشاور۔ چاٹگانگ۔ حیدر آباد۔ سیالکوٹ۔ بہاولپور۔ ساہیوال۔ سرگودھا۔ لائلپور۔ سکھر۔ ڈیرہ غازیخان۔ چکوال۔ اوکاڑہ۔ روہڑی سیمنٹ ورکس۔ چوہڑکانہ۔ رسالپور چھاؤنی کنری۔ راجن پورہ خوشاب۔ واہ کینٹ۔ پتی۔ لودھراں۔ ڈسکہ۔ ڈپی۔ پاکپتن۔ کوٹلی سمبڑیال۔ میرپور خاص۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ بنوں۔ خانیوال۔ گھٹیالیاں۔ کھاریاں۔ نوکوٹ۔ حافظ آباد۔ ایبٹ آباد۔ جڑانوالہ۔ چنیوٹ۔ نارووال۔ بدوملہی۔ سلدھر کرم سنگھ محمود آباد اسٹیٹ۔ پیراں غائب۔ فضل عمر ماڈل فارم۔ شادیوال۔ سانگلہ ہل۔ چک ۲۲۵/ع۔ب ضلع ساہیوال۔ قمر آباد۔ جھنگ حاکم والا۔ نگر پارکر۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ کھوکھر غربی چک ۔ ۵۲/۲ضلع ساہیوال ۱۹۲/ر۔ب لاٹھیانوالہ۔ پنڈی بھاگو۔ ڈگری گھمن علی پور چھٹہ۔ چک چھور ۔ گرمولا ورکاں۔ تخت ہزارہ۔ گھوگھیاٹ۔ علی پور چٹھہ سرا جکے۔ قاضی احمد۔ بدین۔ نزگڑی۔ قبولہ۔ گوٹھ عبد الحمید۔ لجنہ اماء اللہ جہلم تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں۔ کوٹ مومن۔ چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی منگلہ۔ چوڑا سگھر فیروز والا۔ نوشہرہ ورکاں۔ مانگٹ اونچے۔

گمشدہ سند

مورخہ ۲/۳ ۹ بروز سوموار میری ایک سند ایس وی رنگ سبز اور دو سفید کاغذ پن کے ساتھ نتھی کئے ہوئے۔ سڑک پر ۸½ بجے صبح پر زنانہ اڈہ لاریاں ربوہ نزد بہشتی مقبرہ گر گئی ہے۔ جس پر نعل نمبر ۳۷۶ اور نام غوث محمد ولد طاہر خان اعوان سکنہ کوٹ محمد یار لکھا ہوا ہے۔ مہربانی کر کے ذیل کے پتہ پر پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں

غوث محمد

معرفت چوہدری نذیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

والدین سے اپیل

بچوں کی تربیت والدین کی نہایت اہم اور اولین ذمہ داری ہے۔ کیونکہ آج کی اس پود سے کل سے قوم کے لئے قابل فخر وجود بننے کی بجا طور توقع ہے۔ احمدی بچوں کی تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام فرمایا " تا گھر اور باہر بچوں کو تربیتی ماحول میسر رہے۔ حضرت مصلح الموعود فرماتے ہیں۔ " اگر ہم چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو متقی اور جنتی بنائیں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۶۱ء)

پس حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں آپ کا فرض ہے کہ اپنے بچوں میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کے لئے خصوصی نگرانی کریں کہ آپ کے پیارے بچے ..... (۱) پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ (۲) آوارہ اور ننگے سر نہ پھریں (۳) بڑوں کا ادب کریں نیز راہ چلتے ہوئے لوگوں کو سلام کہنے میں پہل کریں۔ (۴) مجلس کے علمی و تربیتی اور ورزشی پروگراموں میں شریک (۵) کیا آپ کے بچے سترہ آیات حفظ کر چکے ہیں۔ آپ کی محنت کوشش اور مجلس سے ہر ممکن کوشش سے ہی آپکے بچے بڑے ہو کر سلسلہ کا مفید وجود بن سکتے ہیں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

م خورشید عصمت صاحبہ اہلیہ مرزا محمد رفیع صاحب۔ مکرم میاں عبد الرحمٰن صاحب کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۷۰ ۱۶ تا ۱۵ ۲/۷۰

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم سید محمد انور صاحب ٹیکس آفیسر چٹاگانگ .. — ۲۵ روپے

مکرم عابد علی صاحب بٹر۔ پرانی انار کلی لاہور ۴۶ — ۱۵ روپے

مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ آف سیالکوٹ بذریعہ محمد سلیم احمد صاحب ربوہ — ۱۰ روپے

مکرم عبداللطیف صاحب آف شاہ کوٹ .. — ۲۵ روپے

مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب چک ۵۶/R.R. بہاولنگر .. — ۱۹ روپے

مکرم محمد ارشاد صاحب پراچہ سرگودہا .. — ۲۵ روپے

محترمہ بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب لاہور .. — ۱۰ روپے

" محمودہ سلطانہ صاحبہ لائل پور .. — ۱۰۰ روپے

مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ .. — ۳۰ روپے

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب اہیر آباد میرپور خاص .. — ۲۰ روپے

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۴۹ سرگودہا .. — ۱۰ روپے

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائلپور ۵۰ — ۳۴ روپے

محترمہ عزیزہ شاذیہ صاحبہ سمن آباد لاہور .. — ۵۰ روپے

محترمہ بیگم صادق ملک صاحب کراچی .. — ۲۵ روپے

محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ کراچی .. — ۴۰ روپے

محترمہ منظور بیگم صاحبہ کراچی .. — ۱۰ روپے

سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ باڈہ ضلع لاڑکانہ .. — ۱۲ روپے

مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب چک ۳۵ ج سرگودہا .. — ۱۲ روپے

محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ .. — ۱۰ روپے

مکرم غلام احمد صاحب از جماعت احمدیہ وزیر آباد .. — ۲۰ روپے

مکرم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم ربوہ منجانب محمد اشرف صاحب مرحوم ۵۰ — ۳۷ روپے

مکرم مختار احمد صاحب بٹ پشاور .. — ۱۱ روپے

مکرم محمد شمس الحق صاحب پشاور .. — ۱۰ روپے

مکرم میاں شریف احمد صاحب پشاور منجانب ہمشیرہ امۃ العزیز صاحبہ مرحومہ .. — ۲۵ روپے

مکرم ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جیکب آباد ۵۰ — ۱۱ روپے

مکرم بشیر احمد صاحب ڈیفنس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان .. — ۱۴ روپے

مکرم خلیفہ طاہر احمد صاحب کوئٹہ .. — ۲۵ روپے

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب میڈیکل آفیسر گوجرانوالہ .. — ۳۰ روپے

مکرم چوہدری عبدالباری صاحب رحیم یار خان .. — ۱۰ روپے

محترمہ سلیم خورشید بیگم صاحبہ بیگم میجر انور احمد صاحب مرحوم ملتان .. — ۱۰ روپے

مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ڈسکہ .. — ۲۰ روپے

مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ بذریعہ مولانا ابوالعطاء صاحب .. — ۲۰ روپے

محترمہ نسیم اختر صاحبہ شیخوپورہ .. — ۵۰ روپے

مکرم عزیز احمد صاحب معرفت قاضی منیر احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور .. — ۱۰ روپے

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی تی آئی کالج ربوہ .. — ۱۰ روپے

مکرم محمد طاہر خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ .. — ۱۰ روپے

مکرم مبارک احمد صاحب پراچہ سرگودہا .. — ۱۰ روپے

محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ پراچہ رشید احمد صاحب بذریعہ صالحہ خاتون صاحبہ سرگودہا — ۴۶ روپے

مکرم محمد اختر صدیقی صاحب مغلپورہ لاہور .. — ۱۰ روپے

محترمہ سیدہ زہرہ بیگم حسن صاحبہ پرنسپل مریم صدیقہ ہائی سکول لطیف آباد حیدر آباد ۲۲ روپے

مکرم اے آر طاہر صاحب سنٹرل گورنمنٹ ایریا کراچی .. — ۲۵ روپے

" میجر عبدالرشید صاحب ملک جی۔ایچ۔کیو۔ راولپنڈی .. — ۲۰ روپے

" سید جواد علی صاحب ۔ K.۴۰ ۹۰ — ۹ روپے

" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار .. — ۳۸ روپے

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی ربوہ .. — ۵ روپے

مکرم غلام رسول صاحب عابد چاہ اسمٰعیل والا ضلع ڈیرہ غازی خان .. — ۲۰ روپے

" مرزا عبدالرشید صاحب منجانب مرزا سلطان بیگ صاحب مرحوم .. — ۱۰ روپے

محترمہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ .. — ۱۰ روپے

مکرم ناصر احمد خان صاحب عارف ربوہ .. — ۱۰ روپے

" چوہدری نذیر احمد صاحب دارالرحمت ربوہ .. — ۱۰ روپے

" سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی .. — ۲۰ روپے

" بیگم مبارکہ ملک صاحبہ معرفت میجر جنرل عبدالعلی صاحب ملک راولپنڈی .. — ۵۰ روپے

" شاہد محمود صاحب راشدی۔ سیالکوٹ .. — ۲۱ روپے

" بیگم سید بشیر احمد شاہ صاحب راولپنڈی .. — ۲۰ روپے

مسعود احمد صاحب انسپکٹر زراعت جناح باغ لاہور .. — ۱۰ روپے

محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ محمد علی سوسائٹی کراچی .. — ۲۵ روپے

مکرم سید ممتاز حنیف صاحب صادق پبلک کلب بہاولپور (از والدہ صاحبہ) .. — ۲۵ روپے

محترمہ نسیم اکبر صاحبہ معرفت ایم اکبر علی صاحب وزیر آباد .. — ۳۴ روپے

مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی .. — ۵۰ روپے

محترمہ بیگم چوہدری مظفر احمد صاحب معرفت چوہدری نذیر احمد صاحب گوندل زراعتی کالج ٹنڈو جام .. — ۶۰ روپے

مکرم آفتاب احمد صاحب ڈائرکٹر جنرل وزارت خارجہ حکومت پاکستان اسلام آباد .. — ۱۰ روپے

" جمعدار مختار محمود صاحب واقف زندگی دارالصدر جنوبی ربوہ .. — ۶۴ روپے

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اھمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ھیں :-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الٰہی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم نصیر احمد کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔ جملہ احباب کرام بزرگان سلسلہ سے عزیز موصوف کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے (ڈاکٹر محمد ظہور رحمت بازار ربوہ)

بواسیر (خونی یا بادی)

یک روزہ علاج

دو خوراکوں سے بفضلہ شفا۔ دوا کی ہے مزید رغذا دس روپے علاوہ محصولڈاک بصورت پیشگی رعایت محصولڈاک

شرکت فارانی بھیرہ (ضلع سرگودہا)

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے ۱۶

مذہب کی جان اس کا خلاصہ اور اُسکی رُوح صرف دعا ہی ہے

مگر دعا صرف اسی کا نام نہیں کہ انسان مُنہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہوگئی

سیدنا حضرت المصلح رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ خدا تعالےٰ کی اپنی آواز تھی جس کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ کے ساتھ ہی آپ کے دالبستگانِ دامن بھی بڑھتے چلے گئے۔ جیسے اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہو تو اُس کا کوٹ اور پاجامہ اور دوسرے کپڑے بھی ساتھ ہی سوار ہو جاتے ہیں۔ پھر صحابہؓ نے یہاں تک ترقی کی کہ قیصر و کسریٰ کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور وہ بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بن گئے یہ بھی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کی صداقت کا ہی ظہور تھا کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت خدا تعالےٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہوئی۔ اور پھر جب آپ بڑھے تو آپ کے دالبستگانِ دامن بھی ساتھ ہی ترقی کر گئے۔ یہی حکمت ہے جس کی بنا پر اللہ تعالےٰ نے كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (توبہ ۱۵ ع) کی تاکید فرمائی ہے کیونکہ جب صادقین کے لئے اللہ تعالےٰ کی رحمت کا پھاٹک کھلتا ہے تو ساتھ ہی ان کی معیّت اختیار کرنے والے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پھر لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ لولا تضرعکم الیہ یعنی اگر تم اس کو نہ پکارو۔ اور اس کے حضور گریہ و بکا نہ کرو اور عجز اور انکسار کے ساتھ اُس کے آگے جُھک کر یہ نہ کہو کہ الٰہی ہمارا تو کوئی حق نہیں اگر تُو ہم پر احسان کر دے تو تیری ذرہ نوازی ہے تو اللہ تعالےٰ کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اُس کا خلاصہ اور اسکی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دُعا ہی ہے مگر دُعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہوگئی۔ دُعا اللہ تعالےٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکسار کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرہ دُعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھرتھرا نہیں ہوتا وہ دعا سے تمسخر کرتا ہے وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالےٰ کا غضب مول لیتا ہے پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے۔

جب تم دُعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالےٰ کے جلال کا شاہد ہو تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو تب اور صرف تب تم دعا کرنے والے سمجھے جا سکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشقِ الٰہی پر ہو۔ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شے نہیں بلکہ اس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دعا کر رہا ہوتا ہے اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اسکی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اس کی روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دُنیا کے لئے طلبگار رحمت ہو رہی ہوتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۸۸ - ۱۸۹)

مریضوں کی عیادت

بیمار کا طبی علاج نہایت ضروری ہے لیکن ایک لمبے تجربہ کے بعد معالج اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس بیمار میں قوت ارادی اور زندہ رہنے کی خواہش دوسروں سے زیادہ ہو اس کا علاج زیادہ آسان ہوتا ہے اور اس کے جلد تندرست ہو جانے کے امکان زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ آدھا علاج تو مریض کی قوتِ ارادی ہی سے ہو جاتا ہے

اگر مریض کے رشتہ دار اور دوست اس کی عیادت کریں اور تیمارداری کے دوران اس کی ڈھارس بندھائیں تو یہ بات یقیناً اس کی قوت ارادی کو مضبوط کر دے گی اور اس کی زندہ رہنے کی خواہش کو جو اس کا پیدائشی حق ہے تیز سے تیز تر کر دے گی۔

انصاراللہ کے پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ مریضوں کی عیادت کریں کیا آپ کی مجلس مجموعی حیثیت میں اور اراکین انفرادی حیثیت میں اس پروگرام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ اس امر کا جائزہ لیں اور اس نیک کام کے لئے اپنی مساعی کو پہلے سے بڑھا کر ثواب کے مستحق ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مریضوں کی عیادت کی نیکی کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کر سکیں۔ آمین۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پروگرام سندات خصوصی

ایسی مجالس جن کے سو فی صدی خدام نے قرآن کریم ناظرہ سیکھ لیا ہو ان مجالس کو سالانہ اجتماع پر سندات خصوصی دی جائیں گی۔ اسیطرح جن مجالس کے سو فیصد خدام نماز باترجمہ جانتے ہوں گے ان کو بھی سندات دی جائیں گی جو مجالس اس معیار پر پوری اتریں وہ مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام کل پاکستان بین الکلیاتی انگریزی اردو مباحثات ۲۱ - ۲۲ مارچ بروز ہفتہ اتوار۔ انعقاد پذیر ہو رہے ہیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے :-

انگریزی مباحثہ :- ۲۱ مارچ اڑھائی بجے دوپہر

قرارداد :- MEN ARE RULED BY WOMEN

اردو مباحثہ ۲۲ مارچ اڑھائی بجے دوپہر

قرارداد :- "چاند کی تسخیر انسانیت کے لئے امن کا پیغام ہے"

انعامات کی تقسیم اردو مباحثے کے اختتام پر ہوگی۔ (سیکرٹری یونین)

بجٹ سال ۷۰-۱۹۶۹ء جلد ارسال فرمائیں

قائدین خدام الاحمدیہ جنہوں نے ابھی تک سال ۷۰ - ۶۹ء کے بجٹ مرکز کو ارسال نہیں فرمائے۔ براہ مہربانی وہ فوری طور پر بجٹ سال ۷۰ - ۶۹ تیار کر کے مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مثالی سال

امسال مجالس انصاراللہ میں سے کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہ رہنی چاہیئے جس کی طرف سے ماہوار رپورٹ ملنی شروع نہ ہو جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴